جمعہ کے دن زوال کے وقت نفل پڑھنا

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔ طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جمعہ کے دن زوال کے وقت نفل پڑھنا

پہلے یہ جان لیں کی نماز جمعہ سے قبل سنت مؤکدہ نہیں، نوافل ہیں۔ جمعہ کے دن مسجد میں حاضر ہو کر جس قدر نوافل پڑھنا چاہے دو دو کر کے پڑھ سکتا ہے۔ کم از کم دو رکعت پڑھنا چاہئے جو تحیۃ المسجد کے حکم میں ہے۔ یہاں مسئلہ یہ ہے کہ کیا جمعہ کے دن زوال کا وقت نہیں ہوتا؟ اگر زوال ہوتا ہے تو جمعہ کے دن زوال کے وقت نوافل پڑھنا کیسا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جیسے عام دنوں میں زوال ہوتا ہے جمعہ کے دن بھی زوال ہوتا ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ زوال کے وقت نوافل کی ادائیگی ممنوع ہے۔

عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے : ثلاثُ ساعاتٍ کان رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلَّمَ ينهانا أن نُصلِّيَ فيهنَّ . أو أن نَقبرَ فيهن موتانا : حين تطلعُ الشمسُ بازغةً حتى ترتفعَ . وحين يقومُ قائمُ الظهيرةِ حتى تميلَ الشمسُ . وحين تَضيَّفُ الشمسُ للغروبِ حتى تغرب (صحيح مسلم : 831).

ترجمہ : نبی ﷺ نے ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا: جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔ جب سورج نصف آسمان پر ہو یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے (یعنی عین زوال کا وقت) اور جس وقت سورج غروب ہونا شروع ہو جائے۔

اس حدیث کی روشنی میں زوال کے وقت نفل نماز ادا کرنا ممنوع ہے مگر اسباب والی نمازیں زوال کے وقت ادا کرنی جائز ہے مثلا تحیۃ المسجد، سنۃ الوضو، نماز طواف وغیرہ۔ اسی طرح جمعہ کے دن زوال کے وقت نوافل ادا کرنا جائز ہے۔ اس کی واضح دلیل بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى۔ (صحيح البخاري: 883 وصحيح مسلم: 857)

ترجمہ: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، اور ممکن حد تک پاکی حاصل کرتا ہے، اور تیل لگاتا ہے، یا اپنے پاس جو خوشبو میسر ہو اسکو لگاتا ہے، پھر نماز کے لئے جاتا ہے، دو شخصوں کے درمیان جدائی نہیں کرتا، (یعنی اپنے لئے راستہ بنا کر آگے جانے کی غرض سے دو آدمیوں کو نہیں ہٹاتا، بلکہ جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جاتا ہے) پھر توفیق کے مطابق نماز پڑھتا ہے، پھر خاموشی سے خطبہ سنتا ہے تو اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک اس کے ہونے والے گناہ معاف کرئے جاتے ہیں -

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فوائد کے طور پہ لکھا ہے کہ اس میں جمعہ کے دن نصف النہار کے وقت نوافل ادا کرنے کا جواز ملتا ہے۔

یہ روایت واضح طور پہ دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کے دن نمازی مسجد میں داخل ہو کر جس قدر چاہے دو، چار، چھ، آٹھ، دس، بارہ رکعت نماز ادا کرے اور جب امام خطبہ شروع کرنے لگے تو خاموشی سے خطبہ سنے۔ گویا بوقت خطبہ نماز سے رکنا ہے، اس سے پہلے مسلسل نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی امام کے خطبہ دیتے وقت مسجد آئے تو دو رکعت ہلکی ادا کر کے بیٹھے۔

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

متى كان رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ يصلي الجمعةَ؟ قال: كان يصلِّي. ثم نذهبُ إلى جِمالِنا

فنُرِيحُها . زادعبدُ اللهِ في حديثِه : حين تزولُ الشمسُ ، يعني النَّواضحَ . (صحيح مسلم : 858)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز جمعہ ادا کرتے تھے؟"تو انہوں نے کہا: آپ نماز جمعہ پڑھاتے پھر ہم اپنے اونٹوں کے پاس جاتے اور انہیں آرام کے لئے چھوڑتے، اسی وقت سورج ڈھلنے کا وقت ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن سیدان سلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

شهدتُ الجمعةَ مع أبي بكرٍ الصِّدِّيقِ فكانت خطبتُه وصلاتُه قبل نصفِ النهارِ ، ثم شهِدْنا مع عمرَ فكانت خطبتُه وصلاتُه إلى أن أقولَ : انتصف النهارُ ، ثم شهدنا مع عثمانَ فكانت خطبتُه وصلاتُه إلى أن أقولَ : زال النهارُ ، فما رأيتُ أحدًا عاب ذلك ولا أنكَرَه(الأجوبة النافعة للالبانی: 23 اسنادہ حسن)

ترجمہ: میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا، ان کا خطبہ اور نماز نصف النہار سے پہلے ہوتی تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا، ان کا خطبہ اور نماز نصف النہار کے وقت ہوتی تھی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا، ان کا خطبہ اور نماز زوال کے وقت ہوتی تھی۔ میں نے کسی بھی صحابی کو ان حضرات کے فعل پر اعتراض یا احتجاج کرتے نہیں دیکھا۔

یہ ساری روایات زوال سے پہلے یا زوال کے وقت نوافل کی ادائیگی کے لئے دلیل ہیں۔

جمعہ کے دن زوال کے وقت نوافل ادا کرنے کا موقف بہت سے اہل علم نے اختیار کیا ہے جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ، علامہ ابن القیم، علامہ ناصر الدین البانی اور شیخ ابن عثیمین رحمہم اللہ کا ہے۔ متعدد صحابہ کرام کے عمل سے بھی اس موقف کی تائید ہوتی ہے جیساکہ ایک روایت اوپر گذری چکی ہے۔ اس کے علاوہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے زوجہ رسول ﷺ کے عمل سے متعلق روایت ذکر کی ہے۔ رأيتُ صفيةَ

بنتَ حُيَيٍّ (وهي من أزواجِ النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم ماتت في ولايةِ معاويةَ) صلت أربعًا قبل خروجِ الإمامِ، وصلتِ الجمعةَ مع الإمامِ ركعتَينِ۔

ترجمہ: راوی حدیث (صافیہ) بیان کرتی ہیں کہ میں نے صفیہ بنت حی (یہ نبی ﷺ کے ازواج مطہرات میں سے ہیں جو معاویہ رضی اللہ عنہ دور میں وفات پاتی ہیں) کو امام کے (خطبہ دینے کے لئے) نکلنے سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے دیکھا اور انہوں نے امام کے ساتھ دو رکعت نماز جمعہ ادا کیں۔

اس کی سند مسلم کی شرط پہ ہے۔(الاجوبۃ النافعہ للالبانی:35)

خلاصہ یہ کہ جمعہ کے دن زوال کے وقت بھی نوافل ادا کی جاسکتی ہے البتہ اس عمل کی کوئی حیثیت نہیں کہ مسجد میں دیر تک بیٹھے رہے اور امام کی آمد سے چند لحظہ قبل نفل ادا کرے۔اسی طرح یہ عمل بھی ثابت نہیں ہے کہ لوگ مسجد میں آکر بیٹھے رہیں اور جب اذان ہو تو نماز کے لئے کھڑے ہوں۔ حنفیہ کے یہاں ایسا طریقہ رائج ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ دو اذانوں کے درمیان جو دو رکعت پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے اس سے مراد اذان و اقامت کے دران نماز پڑھنا ہے اور جمعہ کی پہلی اذان نبی ﷺ کے دور میں نہیں تھی۔ لہذا ان دو عملوں سے بچنا چاہئے۔

****

21 October 2020